

مدیر کے نام

عبد القدیر سلیم، کراچی

'دینی مدارس کا نظام تعلیم' (جولائی ۹۵) ایک نہایت اہم مسئلہ پر فکر اور ترمیم عمل کی دعوت دیتا ہے۔ کاش ہمارے دینی مدارس کے کرتا دھرتا مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی اس فکر میں خود بھی مبتلا ہوں جو انھیں دین کا درک رکھنے والے نوجوانوں میں علوم جدیدہ کی تعلیم کے بارے میں تھی اور بقول مولانا مناظر احسن گیلانی "اس تعلیمی نصب العین کا چرچا لوگوں میں بعد کو نہیں کیا گیا تھا حتیٰ کہ۔۔۔ سوچنے والے کی بات شاید سوچنے والے کے ساتھ ہی دفن ہو گئی"۔ آج بڑے شہروں میں ایسے مدارس ہیں جن کے احاطے (کیمپس) جامعات کا مقابلہ کرتے نظر آتے ہیں اور ان کے بجٹ کروڑوں روپے سالانہ کے ہیں۔ وہاں کیوں روایتی دینی تعلیم کے ساتھ علوم عمرانی، (روایتی) طب و جراحات اور فنون کی تعلیم نہیں دی جاسکتی۔

بیشر جمعہ کے مضمون کی افادیت سے انکار نہیں، لیکن اضافی نفسیات اور ذہیل کا درنیگی کے سے مضامین کے لیے شاید ترمیم مناسب وسیلہ نہیں۔

اشارات کی حیثیت اب رسالے کے ادارے کے درجے سے اوپر ایک تحقیقی مطالعہ کی ہو گئی ہے۔ اگرچہ ہر ادارے ہی اپنے موضوع کا مکادھہ احاطہ کرتا ہے لیکن مجھے گستاخ رسول کی سزا سے متعلق تحقیقی مطالعہ بہت اچھا لگا۔ اس کا انگریزی ترجمہ اور اشاعت ہمارے انگریزی ذوق طبقہ کے لیے جو 'سانی رکاوٹ' کا شکار ہیں، بلکہ اہل مغرب کے لیے بھی مفید ہو گا اور وہ ہمارے جذبات اور موقف سے بہتر طور پر آگاہ ہو سکیں گے۔

عبد الغنی، سعودی عرب

مذکرہ (جولائی ۹۵) اپنی مثال آپ ہے۔ ہو سکتا ہے اس جرات رندانہ پرنسپل اوٹ آپ کو قابل گردن زدنی قرار دیں لیکن میری رائے میں آپ نے ایک بہت ہی اہم خدمت انجام دی ہے۔ یقین ہے کہ ذمہ داران اسے پڑھ کر تبدیلی کے لیے سوچنے پر مجبور ہوں گے۔

پروفیسر غلام اعظم، ہاکہ

اپنے مضمون (کارکنوں کے اوصاف مئی ۹۵) کو میں نے تحریک اسلامی کے کارکنوں کے لیے ۷۰ نکات کا عنوان دیا تھا۔ درحقیقت برکتہ صفت نہیں ہے۔ بہر حال مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جون کا شمارہ اوائل ماہ

میں ہی مل گیا تھا۔ میں نے پورا پڑھ ڈالا۔ ترجمان القرآن کے لیے آپ کی بہترین کوششیں دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ الحمد للہ کیفیت اور کیت دونوں لحاظ سے بہتری ہوئی ہے۔

صباحت مظہر، لاہور

امت مسلمہ اس وقت جس تباہ حالی کا شکار ہے اس میں نقاب کے مسئلے پر بحث کی گنجائش نہیں۔ ایک طرف مسلمان لڑکیاں دوپٹے پھینک دینے کی سرحد پر کھڑی ہیں اور دوسری طرف ہمارے اہل علم کا یہ حال ہے کہ جو لڑکی نقاب نہ لے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے ”یہ پردہ کیوں نہیں کرتی؟“ گویا اس نے پردہ کیا ہی نہیں۔ نقاب کے معاملے پر بڑے بڑے اماموں میں اختلاف ہوا ہے۔ اس کی یہی حیثیت باقی رہنے دیجیے۔ نقاب نہ پہننے والوں پر انتہا درجے کی منفی رائے قائم کرنے سے گریز کیجیے۔ آخر زینب الغزالی تحریک اسلامی مصر کی اس قدر باہمت اور ممتاز کارکن ہیں، وہ بھی نقاب نہیں لیتیں۔

چہرے کے پردے کے حق میں دلائل دینے کے لیے سیکڑوں صفحات سیاہ کیے جا چکے ہیں۔ عورتوں کے لیے مسلسل احتیامیں اور پابندیاں تجویز ہوتی ہیں اور عورت ہے کہ ستمی چلی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے عام اخلاقی بگاڑ ہے، فتنے کا دور ہے، میرا سوال ہے کہ مرد کی اصلاح کے لیے کتنی کوششیں کی گئی ہیں؟ مردوں کے غصے بصر کے حکم کی تعمیل کے لیے ان پر کتنا زور دیا گیا۔

محمد ندیم، لونڈ خور ضلع مردان

فروری ۹۵ء سے باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ میں اسے بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ ہر ماہ اس کا انتظار ہوتا ہے۔ ترجمان القرآن سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اس کے مستقل سلسلے دل و روح کو اطمینان بخشتے ہیں۔ مضامین بہت عمدہ اور اشارات مثالی ہوتے ہیں۔ بعض مضامین میں الفاظ بہت مشکل تھے۔ جتنے آسان الفاظ اور زبان استعمال کریں گے، اتنا ہی زیادہ لوگ ترجمان شوق سے پڑھیں گے۔

حبیب اللہ خان، کوئٹہ

انتہائی شوق اور باقاعدگی سے تمام مضامین کا مطالعہ کرتا ہوں۔ مجموعی طور پر معیار دن بدن بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے۔ خدا آپ کی محنت میں برکت و وسعت عطا فرمائے۔

عبید اللہ خلیل

’دینی مدارس کا نظام تعلیم‘ اور اسلام اور جمہوریت (جولائی) نے بہت متاثر کیا۔ دینی مدارس کے لیے مشورے اخلاص پر مبنی ہیں لیکن انگریزی یا سائنس شامل کرنا میرے نزدیک ان سے اعلان جنگ ہے۔ اس کے لیے علیحدہ یونیورسٹیاں اور کالجز موجود ہیں۔ وہاں وہ اپنے کمال دکھائیں۔